اداریہ

فرقہ واریت کا عفریت

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و بعد
واعتصموا بحبل اللہ جمعیا و لا تفرقوا

یوں تو وطن عزیز اس وقت بے شمار مسائل سے دوچار ہے سیاسی عدم استحکام، کرپشن، امن عامہ، چوری، قتل، ڈاکہ زنی، اغواء، مسجدوں میں بم دھماکے اور جانے کیسے کیسے جرائم جو آئے دن نئے طریقوں سے وقوع پذیر ہو رہے ہیں ان پر طرہ یہ کہ حکومت ان کی روک تھام میں قطعاً ناکام ہو چکی ہے اور اپنی بے بسی کا بول بول کا اظہار کر رہی ہے اسی پر بس نہیں بلکہ آج کل سب سے اہم اور پریشان کن مسئلہ فرقہ واریت کا ہے جس کی وجہ سے پورے ملک کا امن تباہ ہو چکا ہے اور کسی بھی شہر اور محلے میں امن و سکون نہیں۔ کوئی خبر نہیں کب کہاں یہ چنگاری شعلوں کی شکل اختیار کر لے اور پوری۔

ہو رہا ہے اور دن بدن فرقہ واریت کا یہ عفریت طاقت سے طاقتور ہو رہا ہے اگر اس کا راستہ نہ روکا گیا تو خدانخواستہ یہ آگ پورے وطن کو بھسم کر کے رکھ دے گی۔ یقیناً اس کی نزاکت کا اندازہ ملک کے دانشوروں، مفکروں، وکلاء، اساتذہ، علماء، سیاست دان اور سماجی کارکنوں کو بخوبی ہے۔ لیکن نہ جانے کن مصلحتوں کے تحت وہ اسکے خلاف آواز نہیں اٹھاتے اور اسکی روک تھام کیلئے کوئی متفقہ لائحہ عمل مرتب کیوں نہیں کرتے۔ اور سب سے دکھ کی بات یہ ہے کہ موجودہ حکومت بھی ان تنظیموں کے سامنے بے بس نظر آتی ہے حالانکہ حکومت کے پاس تمام وسائل موجود ہیں۔ ان کیلئے ایسی تنظیموں کو قابو کرنا مشکل کام نہیں۔ دوسری طرف حالت یہ ہے کہ خودکار ہتھیاروں سے لیس یہ تنظیمیں جہاں چاہتی اور جب چاہتی ہیں خون خرابہ کرتی ہیں۔ اپنے جلسے اور جلوسوں میں اسلحہ کی بھرپور نمائش کرتی ہیں۔

بحیثیت مسلمان ہمیں اپنی تاریخ سے سبق حاصل کرنا چاہیے تھا کہ پہلے جب بھی کبھی

مسلمانوں پر زوال آیا' ان کی تباہی اور بربادی ہوئی یا ان پر ہلاکو خان یا چنگیز خان جیسے لوگ مسلط ہوئے تو اس کے کیا اسباب تھے؟ تاریخ سے معمولی واقفیت رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ فرقہ واریت ہی اس کی تباہی کا باعث بنی۔ اور ان کی پوری ثقافت اور کارہائے نمایاں کو ملیامیٹ کر گئی۔ بغداد کے بازار خون سے رنگین ہوئے یا اندلس میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ یہ سب اسی فرقہ واریت کا شاخسانہ ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ ایسے حالات آج ہم خود اپنے ہاتھوں سے پیدا کر کے اس تاریخ کو دہرا رہے ہیں اور تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں ہم اندر سے اتنے کمزور اور کھوکھلے ہو چکے ہیں۔ ہم نے دشمن کا کام بہت آسان کر دیا ہے۔ خدانخواستہ اسکی معمولی سی ضرب بھی ہمیں پاش پاش کر دے گی۔

اسلام میں فرقہ واریت کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ بلکہ اس کی شدید مذمت کی گئی ہے اور ایسے افراد کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔ جو امت میں اختلاف و افتراق کا سبب بنتے ہیں قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا ہی ہماری دنیاوی اور اخروی کامیابی کا ذریعہ ہے دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے کہ آپس کے اختلاف سے تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور ایسی صورت میں یقیناً تم دشمن کے لئے تر نوالہ بن جاؤں گے۔

فقہی اختلافات کو بنیاد بنا کر دست و گریباں ہونا کہاں کی دانشمندی ہے اور وہ بھی اس شدت کے ساتھ کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جائیں حالانکہ ایسی صورت میں ہم ایک معمولی بات کی وجہ سے بہت بڑے جرم کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں کسی مسلمان کا قتل نسل انسانی کا قتل ہے ہم یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اس معمولی اختلاف کی بنا پر بہت بڑے مسئلے کو جنم دے رہے ہیں جو نہ صرف ہماری بلکہ نسلوں کی تباہی کا باعث بن سکتا ہے اور خود اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کے گڑھے کھودتے ہیں

کہ یہودی' ہندو اور عیسائی ہماری اس کمزوری سے بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں انہیں

مسلمانوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے کسی پیش بندی اور اسلحے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی وہ حملہ آور ہو کر بدنام ہونا چاہتے ہیں ان کے ہاتھ یہ گوھر نایاب آچکا ہے کہ مسلمانوں کے اندر فرقہ واریت کو ہوا دو سینوں کو شیعہ کے ساتھ یا بریلویوں کو اہلحدیثوں کے ساتھ ٹکرا دو وہ کام جو ایٹم بم کی قوت سے نہ ہو سکے گا وہ اپنے ہاتھوں سے خود کرلیں گے مگر افسوس کہ ہمارے علماء' خطباء' مبلغین' دانشور اور مفکرین اساتذہ اس راز کو نہ پا سکے۔ خود غرضی' مفاد پرستی اور اپنی اجارہ داری کے لئے تباہی کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور قائدین ملک کے ممتاز دانشور اور مفکرین اس اہم قومی مسئلے پر توجہ دیں گے اور اس کے حل کے لئے سنجیدہ کوششیں کریں گے اور جلد سے جلد امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اتحاد اور یگانگت کی فضاء پیدا کریں گے اگر یہ فرقہ واریت کا عفریت قابو میں آگیا۔ تو وطن عزیز کے اندر اطمینان اور سکون آجائے گا اور یہ ملک امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے گا۔

مولانا حکیم محمود احمد سلفیؒ اور حافظ مقبول احمدؒ کی رحلت:۔

یہ خبر تمام حلقوں میں نہایت کرب اور افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ وطن عزیز کے نامور عالم دین حضرت مولانا محمد اسمٰعیل سلفیؒ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا حکیم محمود احمد سلفیؒ طویل علالت کے بعد گزشتہ دنوں گوجرانوالہ میں انتقال فرما گئے۔ "انا للہ و انا الیہ راجعون" آپ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے آپ نے بھرپور جماعتی زندگی گزاری۔ آپ نے اپنے والد مرحوم کے مشن کی صحیح آبیاری کی۔ دین اسلام کی اشاعت اور اسلامی تعلیمات کے احیاء کے لئے پوری زندگی وقف کی۔ خاص کر گوجرانوالہ شہر کو مرکز بنایا۔ وہاں آپ کی دینی اور سماجی خدمات قابل قدر ہیں بے شمار مساجد کی تکمیل کی اور اہم ترین مرکز مسجد بیت المکرم کی نہ صرف بنیاد رکھی بلکہ اپنی زندگی میں ہی اس کی تکمیل بھی کرائی۔ آپ جامعہ سلفیہ کمیٹی کے معزز ممبر تھے اور ہمیشہ جامعہ کی ترقی کے لئے مشوروں سے نوازتے اور اپنے حلقہ احباب سے مالی معاونت حاصل کر کے جامعہ کی خدمت کرتے رہتے آپ کی وفات سے جہاں جماعت [illegible] سے محروم ہوئی وہاں جامعہ سلفیہ بھی اپنے ایک بہی خواہ اور ہمدرد مخلص